سچی توبہ کا طریقہ اور توبہ سب کے سامنے کی جائے یا اکیلے میں؟

مجیب: ابو الحسن جمیل احمد غوری عطاری

فتوی نمبر: Web-931

تاریخ اجراء: 05ذوالقعدۃالحرام1444ھ/25مئی2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

سچی توبہ کا کیا طریقہ ہے اور توبہ سب کے سامنے کرنا ضروری ہے یا اکیلے میں بھی کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

توبہ سچی تب ہوتی ہے جب اس کے ارکان پورے کیے جائیں۔ توبہ کے ارکان یہ ہیں: (1) اعترافِ جرم (یعنی بندہ اپنے گناہ کا اللہ کی بارگاہ میں اعتراف کرے)۔ (2) شرمندگی۔ (3) عزمِ ترک (یعنی وہ گناہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینے کا پکا ارادہ ہو) اور (4) اگر گناہ قابلِ تلافی ہو تو اس کی تلافی (یعنی نقصان کا بدلہ) بھی لازم ہے۔ مثلاً بے نمازی کیلئے پچھلی نمازوں کی قضا بھی لازم ہے، روزے رہتے ہوں تو ان کی قضا بھی لازم ہے۔ حقوق العباد تلف کیے ہوں تو ان کو بھی ادا کرنا ہو گا یا جن کا حق تھا ان سے معاف کروائے۔ کسی کے ذمے سے دوسرے کا حق اس وقت تک معاف نہیں ہوتا جب تک صاحبِ حق معاف نہ کر دے۔

امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”سچی توبہ اللہ عزوجل نے وہ نفیس شے بنائی ہے کہ ہر گناہ کے ازالے کو کافی ووافی ہے، کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک وکفر۔ سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر اس لیے کہ وہ اس کے رب عزوجل کی نافرمانی تھی، نادم وپریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دِل سے پُورا عزم کرے، جو چارۂ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔ مثلاً نماز روزے کے ترک یا غصب، سرقہ، رشوت، ربا سے توبہ کی تو صرف آئندہ کے لیے ان جرائم کا چھوڑ دینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضرور ہے جو نماز روزے ناغہ کیے ان کی قضا کرے، جو مال جس جس سے چھینا، چرایا، رشوت، سود میں لیا انہیں اور وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو واپس کر دے یا معاف کرائے، پتا نہ چلے تو اتنا مال تصدق کر دے

اور دل میں یہ نیت رکھے کہ وہ لوگ جب ملے اگر تصدق پر راضی نہ ہوئے اپنے پاس سے انہیں پھیر دوں گا" (فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ 121۔122، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اگر کسی نے چھپ کر گناہ کیا، تو اسے دوسرے پر ظاہر کرنا جائز نہیں بلکہ کسی کو بتائے بغیر توبہ کرلے اور اگر گناہ کسی کے سامنے کیا تھا، تو اسے اپنی توبہ کی اطلاع کرنی ہوگی۔

اعلانیہ گناہ کی توبہ اعلانیہ کرنا ضروری ہے۔اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس کا حکم حدیثِ پاک میں دیا گیا ہے اور اعلانیہ گناہ دوہرا گناہ ہے، دوسرا یہ کہ اگر وہ تنہائی میں توبہ کر بھی لے، تب بھی لوگوں کی نظر میں تو وہ ویسا ہی رہے گا جیسا اس نے کیا تھا اور لوگوں پر اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا لازم ہوگا جیسا اس صورت میں حکمِ شریعت ہے، یوں وہ توبہ کرنے کے باوجود لوگوں کی نگاہ میں گناہگار رہے گا۔ لوگ اس کے بارے میں بدگمانی میں مبتلا رہیں گے حالانکہ مسلمان کے لیے اپنے آپ کو بدگمانی پر پیش کرنا جائز نہیں۔

حدیث پاک میں ہے: سلطانِ دوجہان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت بنیاد ہے: "جب تم کوئی گناہ کرو تو توبہ کرلو، السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ یعنی پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ۔" (المعجم الکبیر، جلد20، صفحہ 159، حدیث 331، بیروت)

حدیث میں ہے: "اتقوا مواضع التہم" تہمت کی جگہوں سے بچو۔" (کشف الخفاء، الحدیث 88، جلد1، صفحہ 45، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

شیخ طریقت امیر اہلسنت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی فرماتے ہیں: "میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن عَلانیہ گناہ کی عَلانیہ توبہ کے بارے میں تاکید کرتے ہوئے فتاوٰی رضویہ شریف جلد 21 صَفْحَہ 146 پر فرماتے ہیں: سَو(100) کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو(2) کے آگے اظہارِ توبہ کر دیا تو اس کا اِشتہار مِثلِ اِشتہارِ گناہ نہ ہوا، اور وہ (عَلانیہ توبہ کے) فوائد کہ مطلوب تھے پُورے نہ ہوئے بلکہ حقیقۃً وہ مرض کہ باعثِ اعلان تھا توبہ میں کمیِ اِعلان (یعنی ناقص اعلان) پر بھی وُہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر مجمعِ کثیر میں کرلیا اور (اب انہیں لوگوں کے سامنے) اپنی خطا پر اقرار کرتے عار (یعنی شرم) آتی ہے۔ صَفْحَہ 144 پر فرماتے ہیں: گناہِ عَلانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلانِ گناہ (بھی) گناہ بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: "میری سب اُمّت عافیّت میں ہے سوا اُن کے جو گناہ آشکارا (یعنی علی الاعلان) کرتے ہیں۔" (بُخاری ج4 ص 118 حدیث 6069) نیز حدیث میں ہے: رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: "ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا

عذاب بندوں سے دُور رہے گا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو ڈھانپیں اور چھپائیں گے پھر جب علانیہ گناہ اور (کھلّم کُھلّا) نافرمانیاں کریں گے تو وہ عذاب کے مُستحق اور سزاوار ہو جائینگے۔"(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 625-626، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net